



سوال

(663) مفتی صاحب مدرسہ دیوبند کا ایک فتویٰ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل سوال عرض کرتا ہوں۔ اگر جناب قولہ تعالیٰ۔ **وَأَنَا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرْنِي** ۱۰۔ **سورة الضحیٰ** کو مد نظر رکھ کر جواب باصواب سے مستفید فرمائیں۔ تو اسلامی حمیت سے بعید نہ ہوگا۔

سوال۔ سورہ بنی اسرائیل میں جب محمد رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ **وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ تُفْرِجَ لَنَا** ۹۰۔ **سورة الاسراء** یعنی چند ایک معجزات ہمیں دکھلا۔ مثلاً چشموں کا پھوٹ نکلنا یا آسمان جا کر کتاب لانا تو اس جواب میں خدا نے ارشاد فرمایا۔

بَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مَّرْسُولًا ۹۳۔ **سورة الاسراء**

مفتی صاحب مدرسہ دیوبند کا ایک فتویٰ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل حدیث مورخہ اثنتی عشر مئی میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کا عنوان تھا "مدرسہ دیوبند اور اہل حدیث کا نفرنس" اس میں ہم نے یہ ثابت کیا تھا یا کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ یہ دونوں شاخیں دراصل ایک ہی تنے کی ہیں۔ ابھی اسی مضمون کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی ہوگی کہ ہمارے پاس ایک فتویٰ مفتی صاحب مدرسہ دیوبند کا پہنچا جس پر مفتی صاحب کی مہر نہ تھی۔ تو ہم اس کی نسبت مترددہ بتے کہ یہ فتویٰ کسی دیوبند عالم کا ہے یا نہیں۔ مگر مہر دیکھ کر ہم اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں۔

فتویٰ مذکور کیا ہے بس ایک معمولی خیال کا اظہار ہے۔ ہم کو مدرسہ دیوبند کے علماء سے جو علمی حسن ہے۔ اس کے بالکل برخلاف ہے۔ ہماری ذات خاص کا تعلق جو دیوبند ہے اس کی بناء پر ہم اپنی ذات خاص کے تو زمرہ دار ہیں مگر یہ فتویٰ چونکہ مسلک اہل حدیث کے متعلق ہے۔ لہذا بحیثیت منصب خاموش رہنا ہمارے حق میں پسندیدہ نہیں۔ اس لئے مجبوراً اس فتوے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حقیقت میں صحیح واقعہ یہ ہے کہ اس فتوے سے ہمیں بذات خاص بھی بہت صدمہ ہوا ہے۔ کیونکہ ہم اس فتوے کو کسی علمی اصول پر مبنی نہیں پاتے۔ ناظرین فتویٰ مذکور خود ملاحظہ فرمائیں۔ جو سوال و جواب کی صورت میں درج ذیل ہے۔

(1) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرح متین اس بارہ میں کہ ہم حنفی مذہب کے ہمراہ شامل صف نماز ہو کر کسی شخص کا پکار کر آمین کہنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا

کراہیت نماز ہے یا نہیں؟ اگر اس آمین کنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا باعث کراہیت ہے تو یہ حنفی مذہب کی کونسی کتاب میں لکھا ہے۔

(2) ایسے شخص کو مسجد کے آنے سے روکنا کہ شریک ہماری جماعت میں نہ ہو۔ بلکہ ہم لوگوں کی مسجد میں نہ آوے۔ اور ایسے شخص کو مسجد پر لعن طعن و حرامی کنا خارج از ایمان اور واجب القتل سمجھنا۔ اور السلام و علیکم ترک کرنا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اس حالت میں آمین بالہر کہنے والے کو جن لوگوں نے مسجد سے نکال دیا ہو وہ کیلکے جاویں گے۔ اب وہ لوگ داخل اسلام ہیں یا نہیں؟

(3) جو حنفی مذہب آمین بالہر کہنے والے سے ضد نہیں رکھتے ان کو وہابی سمجھنا اور درپے ایذا کا ہونا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(4) مثلاً زید آمین بالہر قریب تین سے برابر کتنا چلا آیا ہے۔ اور بکر و عمر اس کا مخالف ہے۔ یعنی چند روز سے مانع ہوا۔ بعد ازاں اس کے بکر و عمر نے دعویٰ کیا۔ مقدمہ فرضی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ زید جامع مسجد کے پیش امام صاحب مسمی خالد کے یہاں پر اپنے فیصلہ کو مخفی رکھا۔ کہ آپ سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ میں کتنے روز سے کتنا چلا آیا۔ اور کسی نے روک ٹوک نہیں کیا۔ محض اب دو شخصوں نے جس پر پیش امام صاحب ن سراپا غلطی اور جھوٹی شہادت روبرو مجسٹریٹ کے بیان فرمایا۔ کہ زید کو بارہا میں نے سمجھا یا مگر یہ آٹھ روز سے کتنا ہے۔ اور اپنی شہادت سے باز نہیں آتا۔ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

(5) نماز میں آمین بالہر کہنے سے روکا جائے۔ اور بعد نماز یعنی دُعا میں سب لوگ با آواز بلند اللهم آمین ثم آمین کہتے ہیں۔ اس آمین اور اس آمین میں کی فضیلت ہے۔ یمنوا تو جروا (کترین شاہ محمد تبا کو فروش زیر جامع مسجد سلطان پورہ اودھ)

الجواب۔ غیر مقلدین کی کم فہمی اور جہالت و غوایت اس سے ظاہر ہے کہ ایک ایسے امر میں جو کسی کے نزدیک بھی ضروری نہیں۔ بلکہ اس میں استحباب و عدم استحباب کا اختلاف ہے۔ اس میں اس قدر تشدد کرنا کہ خواہ فساد اور جھگڑا ہو جائے۔ اور فتنہ قائم ہو جائے۔ مگر اس مختلف فیہ امر مستحب کو جس کے عدم استحباب کے لاکھوں کروڑوں علماء صلحا قائل و عامل ہیں ترک نہ کیا جاوے۔ زید جو تین سال سے آمین بالہر کہتا ہے۔ اس سے پہلے جو اس نے نماز میں بدون آمین بالہر کے پڑھیں۔ وہ نماز میں اس کی ہوئی یا نہیں 1۔ کیسی نادانی ہے کہ ایک امر مستحب کی وجہ سے فتنہ اور فساد مسلمانوں میں قائم ہونا اس کو پسند ہے مگر آمین بالہر کو چھوڑ نہیں سکتا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۗ ۱۹۱ سورة البقرة۔ البتہ حنفیوں کو بھی یہ چاہیے کہ ایسی بات میں جھگڑا نہ کریں۔ اور لعن طعن نہ کریں۔ کہ مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے علماء احناف آمین کے قائل ہیں۔ اور امام شافعی وغیرہ رحمہم اللہ جہر کے قائل ہیں ایسے مختلف فیہ مسئلہ میں فساد نہ کرنا چاہیے۔ غیر مقلدین کو زبانی سمجھا دیا جائے۔ لڑائی اور مقدمات نیکے جائیں۔ اور اگر آمین بالہر کہنے والے سے مسجد میں آنے سے عوام حنفیہ کے فساد عقیدہ کا اندیشہ ہے۔ تو اس صورت میں غیر مقلد آمین بالہر کہنے والے کو سمجھا دیا جائے۔ کہ تم ہماری مسجد میں نہ آیا کرو۔ اس وجہ سے کہ آمین بالہر کہنے سے حنفیوں کی نماز میں کچھ فرق آتا ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ عوام حنفیہ کی عقیدت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ اکثر غیر مقلدین کے عقائد بھی خراب ہوتے ہیں۔ سب سلف و طعن کرنا ائمہ دین پر خصوصاً طعن کرنا۔ امام بہام حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر ان کا شعار ہے۔ اور روافض کی طرح سلف صالحین کو طعن کر کے اپنا دین و ایمان خراب کرتے ہیں۔ باقی جھوٹا مقدمہ قائم کرنا۔ اور ان پر جھوٹی شہادت دینا سخت گناہ ہے۔ اور کبیرہ ہے۔ جو شخص مرتکب اس کا ہو افاق ہو تو توبہ کرے۔ جب تک توبہ نہ کرے گا۔ نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ بعد توبہ کے بلا کراہت نماز صحیح ہے۔ نماز میں اور خارج نماز میں ہر وقت احناف آمین مستحب ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اذْعُوْا رِجْلَكُمْ تَضَرُّعًا وَخُضْيَةً۔ نماز میں بالخصوص نص احناف آمین کی وارد ہوئی ہے۔ اس لئے نماز میں اس کا اہتمام زیادہ ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

من آنچہ شرط بلایع است با تو میگویم تو خواہ از سخت پند گیر خواہ ملال

غرض یہ ہے کہ عدم تقلید سے توبہ کی جاوے۔ جس کی فروعات سے آمین بالہر اور رفع یدین ہے اور سبیل مومنین پر قائم ہو جائیں۔ والسلام (کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دہلی بند 6 جمادی الثانی)

جناب مفتی صاحب کے فتوے کا مضمون تو الگ ہے۔ آپ کا عنوان اور طرز بیان بھی خاص نوعیت رکھتا ہے۔ کیا ہی لطیف پیرائے میں فرماتے ہیں۔ "غیر مقلدین کی کم فہمی جمالت اور غواہت" گو بہت سے تجربہ کار یہ بات کہہ گئے ہیں۔

دہن خویش بدشنام میاں صاحب کیں زر قلب بہر کس کہ وہی باز دہد

مگر ہم ایسے اصحاب کی رائے سے متفق نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ دشنام سن کر جواب نہیں دیا کرتے۔ بلکہ وہ فرمان خودندی۔ **ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَخْسَنُ السِّيَرَةِ** ۹۶ **سورة المؤمنون** (برائی کو نیکی سے دفع کرو) کا رنبد ہوجات ہیں۔ کیونکہ ان کی شان میں وارد ہے۔

وَمَا يُلْقَىٰ بِاللَّامِ اللّٰذِيْنَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَىٰ بِاللَّامِ اللّٰذِيْنَ عَظِيْمٍ ۳۵ **سورة فصلت**

(یہ کام وہی کرتے ہیں جو صبر والے اور بڑے حصے والے ہیں۔) لیکن اس میں شک نہیں کہ شعر مذکور کی ترمیم جو کسی صاحب نے ان لفظوں میں کی ہے۔

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے اس کی ہم تصدیق کرتے ہیں کیونکہ اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ وہی شخص بڑکے جس کو بڑا کہا گیا ہو۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ بدگوئی کرنے والا اپنی بدگوئی کا صلہ کہیں نہ کہیں سے پالیتا ہے۔ اہل حدیث سے ہرگز توقع نہیں کہ وہ اس کے بدلے میں ایسے لفظ بولیں۔ البتہ مذکورہ قانون کے مطابق بریلی سے اس قسم کی آواز کا گونجنا کچھ بعید نہیں۔ بہر حال یہ باتیں کچھ اہل علم کی نہیں۔ ہم اس پر زیادہ وقت بھی لگانا نہیں چاہتے۔ مفتی صاحب نے فتویٰ تو دیا۔ مگر نہ تو کسی کتاب فقہ کا حوالہ دیا۔ نہ کسی آیت حدیث کا ذکر کیا۔ البتہ یہ ایک عجیب اصول بتلایا کہ ایک اختلافی مستحب کے لئے فساد کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں مفتی صاحب بھول گئے یہ تو مستحب ہے۔ بزرگان دین تو محض جائز کے لئے اتنا فساد اٹھاتے رہے ہیں کہ ملک عام میں غوغا ہوتا رہا۔ مفتی صاحب کو یاد نہیں جب ان کے مسلمہ بزرگ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم نے کوئے کا گوشت کھا یا تھا۔ تو کتنا شور مچا ہوا تھا۔ حالانکہ کوکھانا نہ فرض تھا نہ واجب نہ سنت تھا نہ مستحب بلکہ غایت سے غایت مولانا کے خیال میں جائز تھا۔ مگر چونکہ عوام اس جائز کو ناجائز بتاتے تھے۔ اس لئے مولانا مرحوم نے نہ صرف فتویٰ دیا۔ بلکہ عمل بھی کر کے دکھایا۔ پھر کیا ہوا اس کا ذکر ضروری نہیں۔ اودھ روہیکنڈ میں فرقہ راغیہ کے نام سے ایک جماعت پکاری جانے لگی۔ الامان والحفیظ وہ شور مچا رہا ہوا اشتہاروں پر اشتہار اور رسالوں پر رسالے شائع ہوئے حالانکہ یہ نزاع کسی سنت یا مستحب امر کے متعلق نہ تھی۔ بقول مفتی صاحب لاکھوں اور کروڑوں علماء و صلحاء کوئے کی حرمت یا کراہت کے قائل تھے۔ بلکہ ہیں۔ مگر مولانا رشید احمد مرحوم نے حق کے مقابلے میں ان لاکھوں اور کروڑوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کیوں؟ اس لئے کہ علماء حنفی کا یہ اصول رہا ہے۔ ایثار الحق علی الخلق

ہم حیران ہیں مفتی صاحب نے فتنہ فسادک بانہوں کو معذور قرار دے کر مظلوموں کو فتنہ کا باقی قرار دیا۔ حالانکہ قانون عدالت اور شریعت دونوں اس پر متحد ہیں۔ کے جائز کام کرنے والوں کو روکنا فساد ہے۔ اور روکنے والا فساد ہی اس لئے کہ مستحب یا جائز کام کرنا اگر فساد ہو تو وہ کام جائز اور مستحب کیوں ہو۔ مستحب کے معنی تو یہ ہیں کہ کرنے پر ثواب ملے۔ نہ اٹا عذاب لازم آئے جائز کے معنی یہ ہیں کہ اس کے کرنے پر گناہ نہ ہو مگر بقول مفتی صاحب مستحب کام کرنے پر بھی فساد لازم آتا ہے۔ جس کی شان میں

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۱۹۱ **سورة البقرة**

وارد ہے۔ اللہ اکبر! یہ عجیب استدلال ہے جو تمام علماء اور فقہاء کے خلاف ہے۔ علماء اور فقہاء کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جائز کارو کنا فساد ہے نہ کہ جائز کام کرنا فساد 1981ء کا واقعہ ہے۔ دہلی کی کسی مسجد میں آئین باہر پر جھگڑا ہوا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے ایک شخص (خدا بخش) کو چھ ماہ کے لئے حفظ و امن کی ضمانت کا حکم دیا۔ وجہ یہی بیان کی جو ہمارے محترم مفتی صاحب نے بیان کی اس کی اپیل چیف کورٹ پنجاب میں ہوئی تو حکم منسوخ ہوا اور فیصلہ میں لکھا گیا۔ "دفعہ 107 مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے کسی مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ کسی شخص کو اپنے جائز حقوق کے استعمال میں لانے سے منع کرے۔



۱۱ ہم ججان چیف کورٹ پنجاب کا یہ قرار دینے میں اتفاق ہے کہ سائل نے اس وقت کوئی بے جا فعل نہیں کیا۔ جب اس نے جہاں مسجد میں عموماً مقلد آیا کرتے ہیں لفظ آمین با آواز بلند کہا اور کہ وہ غالباً نقض امن کا مرتکب نہ ہوگا۔ (فیصلہ 31 مئی 1902ء) کسی صفائی اور معقولیت کے ساتھ ججان چیف کورٹ نے فیصلہ کیا۔ جس کا مفہوم اصولی صورت میں یہ ہے کہ کوئی شخص جائز کام کرنے والا مفسد نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ جائز کو روکنے والا مفسد ہے۔ مفتی صاحب اور ان کے معتقدین دل میں خیال کریں کہ یہ فیصلہ ججان کا ہے کسی شرعی عالم کا نہیں تو ان کی خاطر ہم ایک ایسے عالم کا فتویٰ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے مفتی صاحب بلکہ جملہ علماء اور معتقدان علماء دلو بند کے نزدیک مسلم بلکہ واجب الاتباع ہیں۔

مولانا رشید احمد صاحب گنٹوہی مرحوم کی خدمت میں یہی سوال پیش ہوا۔ جو مفتی صاحب کے پیش ہوا تو مولانا مرحوم نے جو جواب دیا مع سوال درج ذیل ہے۔

سوال۔ اگر کوئی غیر مقلد ہمارے پاس جماعت میں کھڑا ہو رفع یدین اور آمین با بھر کرتا ہو تو اس کے پاس کھڑے ہونے سے ہماری نماز میں تو کچھ خرابی نہ آئے گی۔ یا ہماری نماز میں بھی کچھ فساد واقع ہوگا۔؟

الجواب۔ کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ ایسا تعصب لہجہ نہیں۔ وہ بھی عامل بالحدیث ہے۔ اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے۔ مگر فعل توفی حد ذاتہ درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص 6)

الجمہٹ

باوجود یہ کہ مولانا کو شک ہے۔ کہ کوئی بد بخت بڑی نیت سے بھی آمین با بھر کرتا ہے تاہم روکنے کا فتویٰ نہیں دیا ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ

یہ دلیل بھی عجیب ہے کہ آمین کہنے والے سے عوام حنفیہ کے عقائد بگڑنے کا اندیشہ ہے چند بلوم کا ذکر ہے۔ مجھ سے کسی شخص نے کہا بریلی میں ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ دلو بندی خیال کہ ایک شخص کو مسجد میں جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ حالانکہ وہ مقتدی تھا۔ وجہ یہ بیان کی گئی کہ چونکہ تمہاری نماز نماز نہیں۔ لہذا تم گویا شریک جماعت ہی نہیں۔ جب تم شریک جماعت نہیں تو تمہارے درمیان میں کھڑا ہونے سے صفت میں خلل لازم آتا ہے لہذا تم صفت سے نکل جاؤ۔

منطوق ہو تو ایسی ہو اس وقت تو میں حیران رہا مگر مفتی صاحب کے فتویٰ سے تصدیق کرنے کی جرات کر سکتا ہوں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس جواب کا سوال سے کیا تعلق؟ کیا یہی وجہ بیان کر کے ایک بریلوی دلو بندی کو مسجد کو نکال سکتا ہے؟ کہ دلو بندی کے آنے سے لوگ امکان کذب باری تعالیٰ کے قائل ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کے علم غیب کی نفی کر کے توہین رسالت تک پہنچیں گے۔ جو کفر کا درجہ ہے تو کیا ایسی مفتی صاحبوں کے فتویٰ کی ہمارے مفتی صاحب دلو بندی تصدیق فرمادیں گے۔ (ہرگز نہیں)

غیر مقلدین کے عقائد خراب ہوتے ہیں۔ یا صحیح ہم اپنے لفظوں میں تو صرف اتنا ہی کہتے ہیں۔ کہ غیر مقلدین کے عقائد وہی ہیں جو قرآن و حدیث نے بتلائے اور سکھائے ہیں۔ لیکن ہمارا بیان صرف مدعیانہ سمجھا جائے گا۔ اس لئے ایک معتبر اور مسلمہ گواہ پیش کرتے ہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم فرماتے ہیں۔ "مقلد غیر مقلد سب عقائد میں متحد ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد 2 ص 21)

مولانا مرحوم کی شہادت معمولی نہیں بلکہ ایک خاص وزن رکھتی ہے۔ اس کے خلاف دل میں لانا معمولی بات نہیں۔ بلکہ مولانا کی نسبت ایک قسم کی بدگمانی بھی ہے۔ غیر مقلدین نہ تو سب سلف کرتے ہیں۔ نہ آئمہ پر طعن کرنا ان کا کام ہے۔ البتہ یہ کہتے ہیں کہ نہ سلف قبوع حقیقی ہیں۔ نہ آئمہ میں سے کوئی امام واجب الاتباع ہے۔ بلکہ واجب الاتباع ایک ہی ذات مستودہ صفات ہے۔ جس کی شان میں ہے۔

وَإِنْ تَطِيعُوا تَتَّبِعُوا ۝۴ سورة النور

(اگر تم رسول کی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے) اس سے کوئی شخص یہ تہیہ نہ نکالے کہ یہ لوگ آئمہ کو بُر کہتے ہیں۔ تو یہ تہیہ اسی قسم کا ہوگا جو بریلوی حضرات دلو بندی حضرات کے



کلام سے تیجہ نکالتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ لوگ علم غیب آپ کے قائل نہیں لہذا یہ آپ ﷺ کی ہتک اور توہین شان کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں نہ وہ تیجہ صحیح ہے۔ نہ یہ درست دونوں تعصب پر مبنی۔

اخیر میں مفتی صاحب نے خاص مسئلہ آئین پر کچھ روشنی ڈالی ہے۔ اور آیت۔ اذْعُوْا رِبْحَكُمْ۔ پیش کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے خُدا سے دعا کیا کرو عاجزی سے اور خفیہ یعنی پوشیدہ مگر مفتی صاحب نے غور نہیں فرمایا۔ آئین کیا چیز ہے۔ آئین دراصل کوئی مستقل دعا نہیں بلکہ اس دعا کی قبولیت کی درخواست ہے جو پیش امام نے پڑھی ہے۔ یعنی سورت فاتحہ اس لئے مفتی صاحب کی دلیل میں کچھ اثر ہے۔ تو پہلے اس دعا پر ہونا چاہیے جو پیش امام بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ یعنی سورت فاتحہ اس لئے ضروری ہے۔ کہ امام نماز کے اندر سورت فاتحہ کا با آواز بلند پڑھنا چھوڑ دے تو مقتدی آئین بالجہر خود ہی چھوڑ دیں گے۔ یہ کیا انصاف ہے کہ مفتی صاحب کی دلیل کا اثر امام صاحب کی دعا پر تو نہ ہو۔ مگر مقتدی کی آئین پر جو مستقل دعا نہیں ہو جائے۔ تلک اذا قسمہ ضعیفی

مفتی صاحب نے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے۔ حالانکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ملاحظہ ہو فقہ شرع اکبر۔ صلو اخلت کل بروفاجر

ہماری سمجھ میں یہ مسئلہ کبھی نہیں آیا۔ جو عموماً فقہاء زمان سے سنا جاتا ہے۔ کہ یہ کام مکروہ ہے۔ حالانکہ اسی کام کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے بلا قید جائز کہا ہوتا ہے۔ مثلاً یہی مسئلہ اقتداء جس کی بابت امام صاحب نے صاف فرمایا ہے۔ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔ مگر آج کل کے مفتی صاحبان اس میں کراہت کی قید لگاتے ہیں۔ حالانکہ امام کے مطلق قول کو مقید کرنا ان کا کوئی حق نہیں ہے۔

ہم نے اپنے مضمون مدرسہ دیوبند اور المدینہ کانفرنس میں ان دونوں کو متحد الاصل کہہ کر باہمی اختلاف سے روکا تھا۔ مگر آج ہم خود ہی اس اختلاف میں پڑ گئے۔ ممکن ہے کہ ہمارے دوست ہم کو ملامت کریں لیکن اگر وہ غور کریں گے تو ہمارے اسی سوال جواب اسی مضمون میں پائیں گے۔ ہم نے صاف لکھا تھا کہ ہم جلتے ہیں۔ ان دونوں گروہوں میں بھی بعض اوقات نزاع ہو جاتی ہے۔ اس میں اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ جس طرح بچا زاد بلکہ سگے بھائیوں میں بھی کبھی نزاع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان دونوں گروہوں میں بھی ہو جاتی ہے۔ جو ان شاء اللہ مولانا جامی کے شعر کی مصداق ہے۔

جگ کردمی آشتی کن را کہ ز نو عاقلان این مثل مشور اول جگ آخر آشتی

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شنائیہ امر تسری

جلد 2 ص 653

محدث فتویٰ